


# تفسیر

# میزان القرآن

یعنی

اس حقیقت کے اظہار میں کہ لغت، ادب، گرامر، لسانیات اور اصنافِ
سخن اور مفاہیم کے جس زاویے سے بھی قرآن حکیم کا جائزہ لیجیے جہاں
تک انسانی فہم کی رسائی کا تعلق ہے تو کہیں نہ کوئی ادبی خامی ہے
نہ لسانی سقم نہ محاوراتی کمزوری اور نہ ہی مفاہیم کا بحران
ایسے میں ہمارے کج فکر مفسرین

کلاسیکی مفاہیم کو گیند کی طرح اچھالنا ایک بہت بڑا سانحہ ہے
اتنی بڑی جسارت تو ان لوگوں نے بھی نہیں کی جن کے
شعر و ادب اور ان کی شعری نزاکتوں کو چیلنج کرنے کیلئے
قرآن مقابل میں آیا تھا اور انھوں نے اپنی زبان
ہونے کے ناطے سے قرآن کو قصیح اور ہر زاویہ سے
کھنگالا ہوگا۔ مگر انھیں کہیں تضاد نظر آیا نہ لسانی سقم
نہ مفہوم کی خامی نہ فصاحت و بلاغت کے معیار میں
ناپختگی تو پھر یہ راز اہل عجم پر کیسے منکشف ہوئے؟
ہم نے کتاب ہذا میں مخالفین کی توجیہات کا اس زاویے
سے جائزہ لیا کہ ان لوگوں نے اعتراضات کا جو طلسمی
ہیکل کھڑا کیا ہے اس کی علمی، ادبی، لسانی اور مفہوماتی
کوئی بھی حیثیت نہیں ہے۔ پڑھیے اور قرآن سے
انصاف کیجیے۔

تحریر
رحمت اللہ طارق

ادارہ احیائے اسلام ملتان
13395 گلشن اسلام بیرون پاک گیٹ ملتان

نام کتاب: میزان القرآن
مصنف: رحمت اللہ طارق
ناشران: احمد کامران نمکی
محمد رضوان انجینئر

پرنٹرز:

قیمت: ۴۵۰/-

پتہ: ادارہ: ادبیات اسلامیہ
1339/3- گلشن آباد۔ بیرون پاک گیٹ۔ ملتان

## 62 مسیحؑ پنگوڑے میں باتیں کرتے تھے؟

### ویکلم الناس فی المھد و کھلا

اور وہ مہد اور کہولت میں کلام کرے گا۔ (عمران،55)

**وجہ اعتراض** یہ ہے کہ اگر وہ "ماں کے پیٹ" ہی سے کلام کرتا ہوا باہر آئے گا تو یہ قانونِ فطرت کے خلاف ہے۔

**قول فیصل** یہ ایک پیشگوئی ہے جو مسیحؑ کے کلام کرنے سے بحث کرتی ہے۔ یہاں "مھد" صغر سنی کا استعارہ ہے جس سے شیر خوارگی کا زمانہ مراد، نہیں ہے بلکہ یہود کے احبار و رہبان جو عمر رسیدہ تھے سیدنا مسیحؑ ان کی مناسبت سے بچے ہی تھے "مطول" کے دیباچ میں سعد الدین تفتازانی (1389م) کمسن شہزادے کی فراست و دانشمندی کے حوالے سے بات کرتے ہوئے شاعر کی بات نقل کرتا ہے کہ اس نے اپنے زمانے کے ایک کم عمر شہزادے کی باتوں کو۔ مہد میں کلام کرنے سے تشبیہ دی تھی۔ شاعر کہتا ہے :

فی المھدینطق عن سعادة جدہٖ

کمسن امیر المؤمنین مہد یعنے کم عمری ہی میں اپنی سعادت و خوش بختی کی بات کر رہا ہے۔

اس طرح کلام فی المھد۔ صرف کم سنی کا استعارہ ہے ورنہ تو کسی نے یہ، نہیں دیکھا کہ مشار الیہ۔ اموی شہزادہ حقیقت میں بھی پنگوڑے اور ماں کی گود میں باتیں کرتا ہوا پایا گیا۔ اب اگر کلام فی المھد سے معجزہ مراد لیا جائے تو اس طرح کا "معجزہ" غیر پیغمبروں کے لئے بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ "محاورے" جب تشکیل پاتے ہیں تو ذہنی اصطلاحات کی حدبندی سے "ماورا" تشکیل پاتے ہیں اور وہی "اصناف سخن" کی جان ہوتے ہیں۔ اور اگر کہا جائے کہ اس سے صرف نبی ہی کا معجزہ مراد ہے تو بھی معجزہ کا اصول ہے کہ اس کا "اعادہ" اور تکرار نہ ہو جبکہ فرمایا۔ یٰیحی خذالکتاب بقوة و آتیناہ الحکم صبیا۔

اے یحییٰ کتاب کو مضبوطی سے تھام لو اور ہم نے اسے بچپن ہی سے نبوت عطا کر رکھی تھی (مریم،11)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ یحییٰؑ کی "نبوت" کم سنی کی نبوت تھی اور اس نے بچپن ہی میں کلام کیا تھا جس سے یہودی "بد کتے" اور آپؑ کی جان کے لاگو بن گئے تھے۔۔۔۔۔اب پھر اسی ہی خاندان میں دوسرے "کم سن" نبی کا ظہور انہیں کیوں کر گوارا ہو سکتا تھا وہ ایسے نبی سے بات کرنا اپنی "انا" اور پندار کے خلاف سمجھتے اور کہتے تھے کہ کیف نکلم من کان فی المھد صبیا۔

ہم ایسے آدمی سے کیسے بات کریں جو کل کا لونڈا ہے۔ (مریم،29)

بات صاف ہو گئی کہ یہودیوں کا پندار اجازت نہ دیتا تھا کہ اپنے سے "چھوٹی" عمر کے نبی سے بات کریں۔